مذہب کیوں ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-8907 تاریخ:23-05-2024

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مجھے مذہب کی ضرورت کیوں ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس سوال کا بنیادی جواب تو یہ ہے کہ انسان اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوا کہ خود اپنی زندگی کا نصب العین مقرر کرے، بلکہ جس نے اسے بنایا، اس کے ظاہر و باطن، جسم و روح، قلب و قالب، ذہن و دماغ کو بنایا ہے، وہی خالق بہتر جانتا ہے اور اس بات کا حق دار ہے کہ انسان کے لیے اس کی تخلیق کا مقصد طے کرے اور بیان فرمائے اور وہ مقصد "عبادت و معرفتِ الٰہی" ہے۔اِس مقصد کو اور اس کے حصول کے طریقوں کو جاننے کا صحیح اور کامل ذریعہ "دین" ہے، جو "اسلام" کی صورت میں موجود ہے۔

اگر ہم عقلی طور پر مزید غور کریں، تو بہت قوی اور مضبوط دلائل سے یہ حقیقت ثابت ہوتی ہے کہ دین انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے اور اس کی ضرورت و اہمیت و افادیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

نوعِ انسانی کا فطری تقاضا "مذہب" ہے:

مذہب فطرتِ انسانی کا حصہ ہے جس کی بہت بڑی دلیل تاریخ کا عظیم تسلسل ہے۔ جب سے تاریخ لکھی گئی تب سے لے کر آج تک اور تاریخ کے لکھے جانے سے پہلے کے انسانوں کے متعلق جو معلومات وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے سامنے آرہی ہیں، اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے انسان ایک

بالاتر ہستی اور مافوق الفطرت طاقت رکھنے والے خدا کو مانتا آیا ہے۔ تاریخِ انسانی کی کبھی ختم نہ ہونے والی یہ سوچ اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ انسان ہمیشہ ہی سے معبود کا وجود اپنی فطرت میں تسلیم کرتا آیا ہے اور معبود کا ماننا ہی مذہب کا ماننا کہلاتا ہے اور یہی بات اس کی دلیل ہے کہ "مذہب" نوعِ انسانی کا فطری تقاضا ہے۔

مظاہر کائنات کا تسلسل خدا کے وجود کی دلیل اور مذہب کے فطرت ہونے کی بنیاد ہے:

انسان کی پیدائش سے شروع ہونے والا مشاہدہ کائنات انسان کے وجود میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ اس کا کوئی خالق ہے، کیونکہ چمکتا سورج، روشن چاند، ٹمٹماتے ستارے، اونچے پہاڑ، زور آور سمندر، بہتے دریا، لہلہاتے کھیت اور آسمان و زمین میں، بلکہ انسانی وجود میں ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں کرشماتی نظام اور خوبیاں کسی صانع و خالق کے ہونے کی قطعی دلیلیں ہیں۔ وجودِ خالق کی سوچ ہی انسان میں خالق کی معرفت کے حصول کا شوق پیدا کرتی ہے۔ مظاہر کائنات کے خالق کے طور پر خدائے واحد، اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرنے کی اِسی حقیقت کو قرآن یوں بیان کرتا ہے: ﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ﴾ ترجمہ: اور اگر تم ان سے پوچھو: آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے"۔ (الزمر: 38) معبود کو ماننا ہی مذہب کو ماننے کی سب سے پہلی بنیاد ہے، بلکہ اسی کو مذہب ماننا کہتے ہیں۔

مذہب مہذب معاشرے کی ضرورت ہے:

انسان کو حیوان سے ممتاز کرنے والی چیز انسانی کردار، آپس کے حقوق کا لحاظ اور حقیقی عدل پر مبنی قوانین کی پابندی ہے اور ان تمام چیزوں کو سب سے اچھے طریقے سے صرف مذہب ہی بیان کرتا ہے۔ لامذہبیت میں انسانی کردار صرف جسم اور جنس کے گرد گھومتا ہے، جبکہ آپس کے حقوق میں اپنے ہم وطن تو پورے انسان نظر آتے ہیں، لیکن دوسرے وطن کے لوگ کم تر انسان ہیں اور اسی وجہ سے انہیں کم تر حقوق دیئے جاتے ہیں، خواہ دوسرا انسان علم، عمل اور خدمتِ انسانیت میں کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ یونہی لامذہبیت میں عدل کی حالت یہ ہے کہ اپنے چند افراد کی موت پر دوسرے ملکوں کو تباہ و برباد کر دینا، اپنی معاشی سوچ اور معاشی نظام کے نظام پر دوسرے ملکوں کو رَوند ڈالنا لامذہبیت کے نزدیک عدل ہی ہے، جبکہ

مذہب کے نزدیک ظلم ہے۔ تاریخ کا مطالعہ اور دورِ جدید کا مشاہدہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اعلیٰ انسانی کردار، باہمی انسانی حقوق اور حقیقی عدل کا سب سے بہترین دستور "مذہب" ہی مہیا کرتا ہے کہ وہ مخلوق نہیں، بلکہ خالق کا عطا کردہ ہے، جو کامل علم رکھتا ہے۔

"مذہب" انسان کی روح اور دل کے حقیقی سکون کا ذریعہ ہے:

جس لامذہبی نظام میں سب کچھ جسم ہے، قلب وروح کی تسکین کے لیے بھی صرف جنسیت اور مادیت ہی سے غذا پہنچائی جاتی ہے، حالانکہ قلب وروح کی غذا کچھ اور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام تر جنسی و جسمانی خواہشات کی تکمیل کے باوجود ذہنی سکون کی دوائیاں سب سے زیادہ مغربی، بے دین ممالک میں استعمال کی جاتی ہیں، جبکہ مسلمان اپنی روح کی غذا اپنے دین سے حاصل کرتا ہے اور اسی لیے کٹھن سے کٹھن حالات میں سچا مؤمن پُر سکون ہوتا ہے۔ اس کے سکون کی بنیاد قرآن مجید یوں بیان فرماتا ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾ ترجمہ: سُن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں۔ (الرعد:28)

وجودِ کائنات کے متعلق عقلِ انسانی کے پیچیدہ ترین سوالوں کے جوابات "مذہب" ہی میں ہیں:

خدا نے انسان کو دماغ دیا اور اُس میں عقل ودیعت رکھی، وہ عقل موت وحیات کی حقیقت سمجھنے کے لیے پریشان ہے، اُس میں کہکشاؤں، افلاک، زمینوں اور اربوں مخلوقات کی ابتداء وانتہاء کے متعلق سوالوں کا سیلاب ہے، وہ کائنات کے آغاز اور اِس کے اختتام کے متعلق سوچتی ہے۔ ان تمام کے جواب میں اِتنا کہہ دینا ہرگز ہرگز کافی اور تسلی بخش نہیں کہ یہ سب صرف ایک اتفاقی دھماکہ اور مسلسل اتفاقات کا جہاں ہے، کیونکہ عقل مانتی ہی نہیں کہ کھربوں اتفاقات کچھ زیادہ ہی اتفاق سے واقع ہو رہے ہوں۔ عقل واضح، متعین اور معقول جواب مانگتی ہے اور اُن سب سوالات کا صحیح جواب صرف مذہب کے پاس ہے کہ یہ ایک کامل علم وقدرت اور کامل حکمت رکھنے والی ہستی کا فعل ہے، جسے **"اللہ"** کہا جاتا ہے۔

مذہب کے دیگر خوب صورت فوائد:

(1) مذہب انسان کو امید اور قوت بخشتا ہے۔ مشکلات میں مایوسی اور برے حالات میں تنگ دلی سے بچاتا ہے۔ صدموں اور پریشانیوں کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کی جرأت وہمت دیتا ہے، کیونکہ اس

کا بھروسہ اس ذات پر ہوتا ہے، جو لامتناہی علم، قدرت اور رحمت رکھتی ہے۔ خالق ومالک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ ترجمہ: اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں۔(یوسف:87)

(2) مذہب اور خدا کو نہ ماننے والا صرف قانون اور پولیس سے ڈرتا ہے، جبکہ مذہب کو ماننے والا جلوت وخلوت، ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اسی کے ڈر سے وہ جُرم اور گناہ سے بچتا ہے، کیونکہ وہ آخرت کی سزا وجزا پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے نتیجے میں اپنے اعمال کے متعلق محتاط رہتا ہے، جبکہ لامذہب کو روکنے والی ایسی کوئی چیز نہیں۔

(3) مذہب عالمگیر رشتۂ اخوت قائم کرتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ ترجمہ: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اور اِسی رشتۂ اخوت کی وجہ سے مشرق ومغرب کے طویل فاصلوں پر رہنے والے ایک دوسرے کا خیال اور مدد کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں، جبکہ اس کے مقابلے میں انسانیت کے نعرے لگانے والے صرف اپنی قومیت، رنگ اور وطن کا رشتہ رکھنے والوں کو اہمیت دیتے ہیں اور باقی پوری دنیا کے انسان اُن کے لیے ثانوی اہمیت رکھتے ہیں۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ اوپر بیان کردہ خوبیوں اور دیگر ہزاروں محاسن کا جامع مذہب، صرف "اسلام" ہے اور اسی کے ساتھ یہ تمام فضائل و فوائد وابستہ ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے جیسا کہ قرآن مجید کا فرمان ہے: ﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔(آلِ عمران:19)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

14 ذو القعدۃ الحرام 1445ھ/23 مئی 2024

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulIftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے